ہاتھوں پر شاپر چپک گیا، تو وضو وغسل کا حکم

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13215

تاریخ اجراء: 23 جمادی الثانی 1445ھ / 06 جنوری 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں آگ لگا رہا تھا، آگ لگانے کے لئے لکڑی کے اگلے حصے پر شاپر لگا کر اس کو تیلی لگائی، تو شاپر فوراً آگ پکڑ کر پگھلنا شروع ہو گیا اور اس کا کچھ حصہ پگھل کر میری ہتھیلی اور انگلیوں کے درمیان لگ گیا، جس کو اتارنے کی کوشش میں درد بھی ہو رہا ہے اور زیادہ کوشش کی تو کھال بھی اتر سکتی ہے، اس صورت میں وضو و غسل کا کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں وضو و غسل کے لئے حتی المقدور پگھل کر ہاتھ پر لگے ہوئے شاپر کو ہٹا کر اس کے نیچے پانی بہانا ضروری ہے۔ اگر بلا ضرر و مشقت اتارنا ممکن ہو، تو اتارے بغیر وضو و غسل درست نہیں ہوں گے۔ ہاں اگر واقعی مذکورہ شاپر کو ہاتھ سے اتارنا ضرر و مشقت کے بغیر ممکن نہ ہو بلکہ اتارنے میں دشواری یا ہاتھ کے زخمی ہونے کا اندیشہ ہو، تو اس صورت میں شاپر چھڑائے بغیر وضو و غسل کرنے سے وضو و غسل درست ہو جائیں گے کہ جب جسم پر کوئی ایسی جرم دار چیز لگ جائے جو پانی کے جسم تک پہنچنے سے مانع ہو اور اس کو ہٹانے میں ضرر یا مشقت ہو، تو حرج کے پیشِ نظر شریعت نے وضو و غسل کے لئے ان چیزوں کو زائل کرنے کا حکم نہیں دیا، لہٰذا جب تک یہی کیفیت رہتی ہے اس وقت تک ان کو زائل کئے بغیر وضو و غسل درست ہو جائیں گے۔

تنویر الابصار و در مختار میں ہے: "(لا) یجب (غسل ما فیه حرج کعین) وإن اکتحل بکحل نجس (وثقب انضم)۔۔۔ قاله الکمال وعلله بالحرج "یعنی جس حصہ کو دھونے میں حرج ہو، اس کو دھونا واجب نہیں جیسے آنکھ اگرچہ اس میں ناپاک سرمہ ہی لگا ہو اور (عورت کی ناک و کان کے) بند ہو جانے والے سوراخ۔۔۔ اس

بات کو صاحبِ فتح القدیر نے بیان کیا اور اس کی علت حرج بیان کی۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد1، صفحہ313،314، مطبوعہ: کوئٹہ)

اس کے تحت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”ان علۃ عدم وجوب غسلھا الحرج ای ان الاصل وجوب الغسل الا انہ سقط للحرج“ یعنی دھونا واجب نہ ہونے کی علت حرج ہے، مراد یہ ہے کہ اصل تو وجوبِ غسل ہے مگر حرج کی وجہ سے وہ ساقط ہو گیا۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد1، صفحہ314، مطبوعہ: کوئٹہ)

امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اگر کوئی سخت چیز کہ پانی کے بہنے کو روکے گی، دانتوں کی جڑ یا کھڑکیوں وغیرہ میں حائل ہو تو لازم ہے کہ اُسے جُدا کر کے کلی کرے ورنہ غسل نہ ہو گا۔ ہاں! اگر اُس کے جُدا کرنے میں حرج وضرر واذیت ہو جس طرح پانوں کی کثرت سے جڑوں میں چونا جم کر متحجر ہو جاتا ہے کہ جب تک زیادہ ہو کر آپ ہی جگہ نہ چھوڑ دے، چھڑانے کے قابل نہیں ہوتا یا عورتوں کے دانتوں میں مسی کی ریخیں جم جاتی ہیں کہ ان کے چھیلنے میں دانتوں یا مسوڑھوں کی مضرت کا اندیشہ ہے تو جب تک یہ حالت رہے گی اس قدر کی معافی ہو گی۔ فإنّ الحرج مدفوع بالنص (اس لئے کہ حرج کو دور کرنا نص سے ثابت ہے۔ ت)“ (فتاوی رضویہ، جلد1۔ب، صفحہ 593، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: ”حرج کی تین صورتیں ہیں: **ایک:** یہ کہ وہاں پانی پہنچنے میں مضرت ہو، جیسے آنکھ کے اندر۔ **دوم:** مشقت ہو، جیسے عورت کی گندھی ہوئی چوٹی۔ **سوم:** بعدِ علم واطلاع کوئی ضرر ومشقت تو نہیں، مگر اس کی نگہداشت، اس کی دیکھ بھال میں دقت ہے، جیسے مکھی، مچھر کی بیٹ یا الجھا ہوا، گرہ کھایا ہوا بال۔ قسمِ اول ودوم کی معافی تو ظاہر اور قسمِ سوم میں بعدِ اطلاع ازالہ مانع ضرور ہے“ (فتاوی رضویہ، جلد1۔ب، صفحہ610۔611، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net